عمل کرنے میں تاخیر کا انجام :

پیارے بھائی! آپ سے ایک فکر اور سوچ مخفی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ''کل'' اور ''پرسوں'' پر کام چھوڑنے والے خیال وفکر کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ایسے سمندر کی طرح ہے' جس کی کوئی ساحل نہیں..... امیدیں کسی سے بھی ختم نہیں ہوتیں۔ انسان ''کل کروں گا''، ''پرسوں کروں گا'' کہتے کہتے..... قبر تک پہنچ جاتا ہے۔ جب 30 سال کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے: کل توبہ کرلوں گا..... اور جب 40 سال سے تجاوز کرتا ہے تو کہتا ہے: کل توبہ کروں گا..... اور جب 50 سال کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے: کل توبہ کروں گا..... اور جب 60 سال کو پہنچتا ہے تو پھر بھی کہتا ہے: کل..... کل پر کل کرتے کرتے انسان رب تعالیٰ سے دُور ہوتا جاتا ہے، توبہ اور اس کے اسباب سے دوری اختیار کرتا جاتا ہے..... پختہ عزم وہمت والا جوانمرد صرف وہی ہوتا ہے جو فوری طور پر توبہ واستغفار کرتا ہے..... اور گمراہی وشیطان کے پھندے سے ''کل'' کے بجائے ''آج'' ہی بچ جاتا ہے۔

امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ لوگوں کو غلط قسم کی امیدوں اور تمناؤں نے غفلت اور لا پرواہی میں ڈالے رکھا..... اور کہتے رہے: ''**مجھے اپنے رب سے اچھا گمان ہے۔**'' یہاں تک کہ بغیر توبہ کیے دنیا سے سدھار گئے۔ اور وہ اس دعوے میں جھوٹے ہوتے ہیں..... اگر گمان اچھا ہوتا تو عمل بھی اچھا کر لیتا!!

خذ من شبابک قبل الموت والهرم — وبادر التوبَ قبل الفوتِ والندمِ
واعلم بأنک مجزی و مرتهن — وراقب اللّٰه فاحذر زلة القدم

''بڑھاپا اور موت کے آنے سے پہلے ہی جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے عمل کر،قبولیت توبہ کا وقت ختم ہونے اور ندامت کا دن آنے سے پہلے ہی جلدی توبہ کر اور یہ جان لو کہ تو اس دنیا میں گروی رکھا ہوا ہے، تجھے جزا کا سامنا کرنا پڑے گا، اللہ کے فرامین کا ہمیشہ خیال رکھا کرو اور قدم کی لغزش سے بچتے رہو۔''

اے نوجوان بھائی: توبہ کرنے کو ''کل'' پر مت چھوڑیے، اللہ تعالیٰ کے عفو ومغفرت پر بھروسہ کر کے نہ رہیے..... جس طرح رب کریم **غفور رحیم** ہے..... اسی طرح وہ ذات سخت **سزا** دینے والی بھی ہے اور سخت **پکڑنے** والی ذات بھی..... جیسے کہ اللہ تعالیٰ **عزیز ذوانتقام** نے فرمایا: ﴿إن بطش ربک لشدید ۞﴾ (البروج: ۱۲) ''تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے'' اور اللہ **جبار وقہار** نے فرمایا: ﴿إن أخذه أليم شديد ۞﴾ (ھود: ۱۰۲) ''اس کی پکڑ نہایت دکھ دینے والی اور انتہائی سخت ہے۔'' اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (إن الله ليُملي الظالمَ حتىٰ إذا أخذه لم يفلته) (متفق علیه) ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، لیکن جب پکڑنے پہ آئے تو چھوٹ نہیں دیتا۔''

تاریخ بلتستان قسط:16

ارض بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

افواج خالصہ اور انگریزوں کے درمیان جنگ:

1845ء میں رانی جنداں نے راجہ گلاب سنگھ کے نام حکم نامہ جاری کر دیا کہ پشاور پر حملہ کر کے نظم و نسق پر قابض ہو جائیں۔ گلاب سنگھ اس امر کو ڈوگرہ حکومت کے لیے خطرہ سمجھتا تھا، کیونکہ انگریزوں کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ یہ وہی لوگ تھے جن کے ہاتھوں میاں گلاب سنگھ کے بچے، بھائیوں اور بھتیجوں کا قتل ہوا۔ پس وہ اپنے ملک پر ایک اور طاقتور دشمن کی دشمنی مول لینے کا خطرہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے سکھ قوم کی خاطر اپنی فوج کو حملے سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔ لیکن سکھ افواج نے خودسری دکھائی۔ 24 دسمبر 1845ء کو دونوں افواج کے درمیان خونریز جنگ ہوئی، خالصہ افواج کو بدترین شکست کا سامنا ہوا۔ تمام جنگی ہتھیاروں اور رسد و کمک پر انگریز قابض ہو گئے۔ بھاگتے ہوئے سکھ جتھے نے لدھیانہ چھاؤنی کو آگ لگا دی۔ جس نے انگریزوں کے اشتعال پر جلتی پر تیل کا کام کیا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ یہاں بھی الگ رہا۔ شکست کے نتیجے میں انگریزوں اور سکھوں کے درمیان ذلت آمیز معاہدہ طے پایا۔

مہاراجہ گلاب سنگھ کو اس کا سخت رنج ہوا۔ انہوں نے انگریز قیدیوں کو باعزت رہائی دی۔ ڈیڑھ کروڑ روپے تاوان ادا کر کے صلح کر لی۔ اگرچہ مشکل ترین وقت میں رانی جنداں نے گلاب سنگھ کو پورے اختیارات دے کر صلح کے لیے بھیجا تھا، مگر امان ملتے ہی وہ ایک بار پھر اپنی اصلیت پر آ گئی۔ رانی نے راجہ لعل سنگھ کے ساتھ خفیہ معاہدہ کر کے آرڈیننس جاری کر دیا کہ گلاب سنگھ کے اختیارات منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ لعل سنگھ نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ تاوان کے بجائے ایک کروڑ اور بہت سے علاقے بشمول کشمیر انگریزوں کے سلطنت میں شامل کر دیے۔ اس طرح ریاست جموں سمیت خود گلاب سنگھ بھی انگریزوں کے قبضے میں چلا گیا۔

مہاراجہ گلاب سنگھ نے دیوان جوالا کے ذریعے انگریزوں کے ساتھ وفاداری کا معاہدہ کر کے نہ صرف جموں بلکہ کشمیر کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ انہوں نے اس خوشی میں 75 لاکھ نانک شاہی انگریزوں کو انعام کے طور پر ادا کر دیے۔ پھر بھی کشمیر پر قبضے کے لیے اپنے قابل اعتماد جرنیل وزیر لکھپت سنگھ کو ایک خونریز جنگ میں کھونا پڑا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ نے نومبر 1846ء میں کشمیر پر قبضہ کر کے اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔ اس معرکے میں ڈوگرہ افواج کے قدم بقدم انگریز لشکر بھی شامل رہا۔

کشمیر پر قبضہ کرنے کے بعد 1847ء میں ڈوگروں نے گلگت پر بھی تسلط قائم کر لیا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ 4 اگست 1857ء کو تپ محرقہ کی وجہ سے وفات پا گیا تو ان کے جوان سال بیٹے رنبیر سنگھ نے عنان حکومت سنبھالی۔